رجسٹرڈ نمبر اے ۷۶۸



توجہ طلب

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں۔ مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے تہذیب مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ بھانڈوں اور مسخروں کی طرح مضحکہ خیزی کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل مضحکہ امور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے اس ہنسی کی تقلید بھی کرتے ہیں اور اگر یہ بھی۔ اودھ پنچ صرف ذہنی بضاعت پر قانع اور منقولات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر نظر نہ کیجئے۔ ہر نمبر کی پرتیں ہیاں پڑھ جائیے۔ دیکھئے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ افادات کی جدت۔ رائے کی اصابت بے مدحے و رعایت لکھنے میں صحیح نتائج واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر کیجئے۔ انشاءاللہ سال بھر کے پرچوں میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ ہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) طالب علمان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضرور [illegible]

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں کیا جاتا۔ اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ: یہ آپ کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اس کی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہٰذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس مدت کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو پھر ہفتہ کے اندر تین روپیہ بھیج کر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ [illegible] بہ خیر شما سلامت۔ بہرحال ایک مشہور پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان عنقا اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ مفت جاری کرا لیں۔ عام عدم تعین ترقی کی کوشش سے زیادہ [illegible] مذہب یا نادار کا یا یہی کا واسطہ دو تا خلاف [illegible] ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے [illegible] ہے کہ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستے میں گاؤ غائب ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے بعد بہت پانچ چھ شکایت نامے مینیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے دو تکانے پر نیاز مند مینیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے بس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت مختلف ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں تا خوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہٰذا عدم تعمیل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی فارم روانہ ہوتا ہے اگر اس کا جواب نہ آیا اور زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا جو تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی فارم کا جواب ملنا چاہیے بلکہ رقم کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں مینیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے ان کے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے [illegible]

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی پالیسی کے مطابق ہوں گے وہ شائع ہوں گے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو فقط۔

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا جاتا ہے۔

مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۳ — نمبر ۲۳

مضامین

ابتہ یکم جولائی ۱۹۲۹ء

بی اماں جمعری کے فلسفیانہ خیالات

(۵)

خیر خیرات

اے جو کوئی صدقہ خیرات بغیر فی اللہ کرتا ہے تو اپنے بھلے کے واسطے کرتا ہے۔ مگر اس سے کیا مطلب ارکرنا کیسا ہے۔ کس کے گرات بھلے ہیں کس کے برے ہیں۔ تم کرو میں غضب ڈٹ گیا۔ اے اں چادر چپے ایسی آنقشہ و عاقبت سنوارنے کے لیے دیتے ہو تو وہ میرا صاحب بہ پوچھ کیسی۔ اچھا یہی سہی تم نے دیے دیے اس نے پاس سے ما چلا گیا۔ [illegible] آپ اپنی گور دو تکلوں سے بھری۔ دوسرے اللہ میاں جواری کو بھی نوازتے ہیں

اے فضل کرتے نہیں لگتی بار

تمہیں کیا معلوم کہ اللہ میاں اسے بخشیں گے! [illegible]

بھلا بیک کیوں مانگتی ہو کسی بھلے مانس کا ہاتھ پکڑ کے بیٹھ کیوں نہیں جاتیں [illegible] دل نہیں لگی جوانی کی کسی ادائی ہے۔ [illegible] گروی خیر خیرات میں بھی قاعدہ قانون گھس گیا ہے۔ [illegible] ایک نواب نے چالیس روپیہ بھیجے کہ ہم بچے [illegible]

میں بچی ابھی پر خالی بیٹھ رہیں لوگ آئے ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible] دیکھ تو [illegible]

[illegible]



[illegible]

[illegible]

کرتے جارہے [illegible]

اور کرتے ہو [illegible] گئی تو
[illegible] سب [illegible] بجا کر [illegible] لگے
[illegible] آ گئی کہ [illegible]
[illegible] ایک [illegible] بیٹھے
[illegible] چھوڑ دیے [illegible]
[illegible] کھڑے ہو گئے [illegible]
[illegible] جلا دو [illegible]
[illegible] دیکھ [illegible]
[illegible] بیچارہ [illegible] تم
کون ہو [illegible] آپ کی [illegible] ہیں۔
[illegible] آدمی ہیں۔ [illegible] گھر میں [illegible]
[illegible] حضور [illegible]
[illegible] کر دیا [illegible]
[illegible] گزرا [illegible]
[illegible] کوئی نہیں [illegible]
[illegible] مطلب ہے کہ

سمن تجویز انفصال مقدمہ

[illegible]

[illegible]

بنام

[illegible]

مہر عدالت

[illegible]

دو میں چاول [illegible] کے [illegible] کی [illegible]
[illegible] چاول [illegible]
[illegible] کچھ [illegible]
[illegible] کہا [illegible]
[illegible] سارا [illegible]
[illegible] جیل خانہ [illegible]
[illegible] ایک [illegible]
[illegible] جیل خانہ [illegible]
[illegible] پھر اب [illegible] جیل خانے
کی [illegible] نہیں [illegible]
نام ہے [illegible] اچھے
[illegible] جیل خانے [illegible]
[illegible] گئے [illegible]
[illegible] آدمی [illegible]
[illegible] سب لوگوں نے
[illegible] کے
[illegible] کے حوالے کر دیا [illegible]
[illegible] کے نام [illegible]
[illegible] جیل خانے [illegible]
[illegible] کسی نے کھوج
نہیں لگایا۔

دولت مند ہونے کا سنہری موقعہ

[illegible]

[illegible]

[illegible] صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] آتے ہیں۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] آدمی ہیں۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] جاتی ہیں۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] رہتی ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]

بعدالت جناب سب جج صاحب بہادر اول [illegible]

[illegible]

بنام

[illegible]

مہر عدالت

دستخط حاکم [illegible]

[illegible]

...ہوئے ہیں بہت سے ہم نے اپنی عمر میں بندی
... بڑھاپا آئی کی جوتی میں بہ خوشی ہیں کی بی پی کی بی
بھلا ... مجھے کیا استاد ہونا ہی بطور فیس کے زمانے
میں ... آئے ہم۔ جس ... نہیں پھر بیٹھ کے
... ہیں ... ہو گیا ہے ... شان کے
... کی ہوتی ہے کہ ان جانے کی کیا کیا ہے
جہاں میں نے سبق سے اس تجویز کیا تھا اس جگہوں ایک بندی
بستی تھی جوانی آیا اگر اندیشہ نہ کیا ڈھا بابا تو
کی یا د ہے۔ خاص طور سے ... بیٹھ کے ...
کے گلی ... ہو تو اشارہ اپنا کا ... تا بھی ہاتھ
میں پھیلایا ... نہ سکا ... کرنا ... سے
بنایا تھا جو پاس کے اسی حال میں ... بیٹھ کے
... لڑکے اور ... کے ...
کی ... کو ...
بنیاد ... پڑھنے والا ... کی ہے ہے
اس بندی کا ... تھا ... کی بیماری میں ...
ہو گیا۔ رخصت ... گیا ...
لڑکوں کو درس ... تھا۔ ... بچے کو ...
کون لیتا ... تھی۔ ان ... نے اسی
جانے لی جاتے تھے۔ جب ... نے
... تھا کسی غریب
کام آ گیا۔ اس سے تو میں ... کہ احسان کرنے جیسے
کا خیال رکھنا چاہیے۔

محمد علی ردولوی

مسٹر شیخ کا پوسٹ بیگ

پڑھے ہوئے لفافے

حضرت۔ ... دنیا میں غلط ہے کہ ...
جناب ... ہوگئے ... کرتے ہیں ... اللہ
میاں کی تسبیح پڑھا کرتے ہیں ... لوگ ...
... کرنے لگے ہیں ... کسی ...
چھیڑ ہوئی ... اندازہ ... ہوئے ...
و جواب بعض ... کی زبان کا امتحان لیتے ہیں

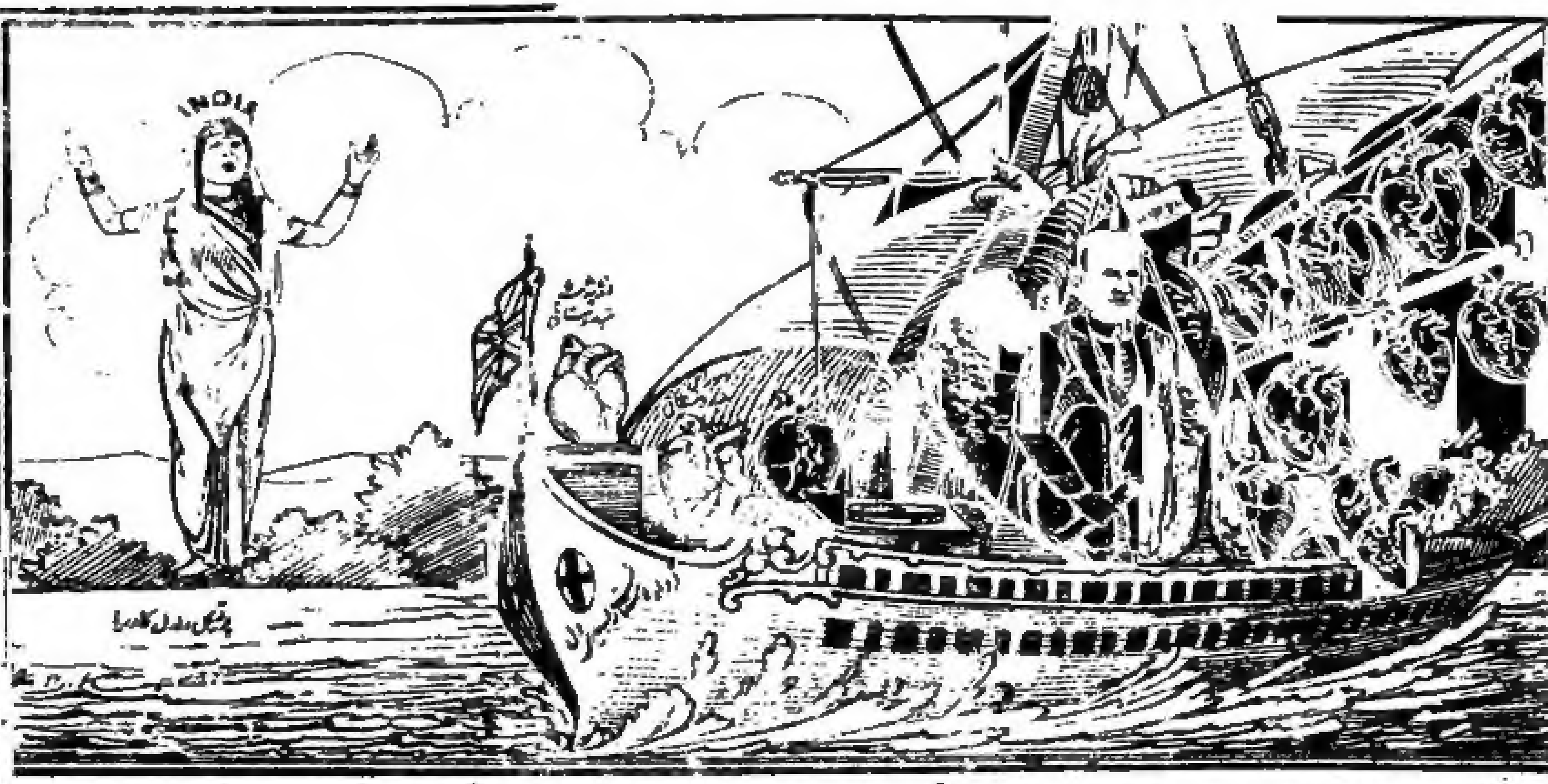
... یہ ہے کہ آپ اس احسان کے شکریہ کو بطور ہدیہ ان
قبول فرما کر گردن مبارک پہ ادا ہی کے اور ... کو
دعا سے خیریت یاد فرمائیے گے۔ پیچھے بسم اللہ ..... جلد
سے کی جاتی ہے اگر اس ... کی
فہرست لگی ہی ہے تو آخر۔ ... کوئی ...
... کے ملاحظہ میں ... ہو گیا ہے۔

راقم ....

پنجم۔ ... ایک ... جب ...
مولانا ... صاحب مرحوم ... کے مکان پہ پہنچے
... ہوئے ... ایک ... آیا ...
کہنے لگا کہ مجھے ... کی فہرست میں ... کیجیے
پہلے تو ... ایک ... ان کی جان
کر گیا۔ پھر ... فرصت نہیں ہے کسی اور ...
پڑھو۔ پٹھان افسردہ خاطر ہو کے چلا گیا۔ کسی شاگرد
نے استفسار کیا کہ حضور نے کیوں اس پٹھان کی آرزو
پوری کی ....
... . مولانا مسکرائے
اور جواب دیا میں نے کابلی پٹھانوں کو پڑھانے کی قسم
کھائی ہے۔ شاگرد نے پوچھا ... ایک شخص
... درس لیتے آیا کرتا تھا جب ... تحصیل کر کے
وطن جانے لگا تو ایک روز ... میرے پاس
آیا اور کہنے لگا کہ ... آپ کے احسانات کے ...
جاہر کی حقیقت ہی کیا ہے جو ... کے ہم سنگ و
ہم ... سکیں ... خوب ... کر ...
کے حضور کے ساتھ کیا ... کروں ... کی ... دوں ...
میں ... جائے ... نے کہا کہ ...
کے ... سے ... احسانات کا ... ہے
... دیکھیے ... بھی ... کر ...
... کے ... ان شاء اللہ
ایک ... فیصلہ ہو جائیگا ... میں
داخل اور ان کے فیض صحبت سے مستفیض ہونگے۔
اس طالب علم کے ... کے ... سمجھے
آیا ... ہو ... کے ... ہے
... شخص ... شرارت کی ... سے ...
کرتا ہوں ... منظور ہونے کا ...

کے ... کے ... کرتا ...
... کے ... اور ... سے ... کو
بیٹھے ... نے ... ال ...
... آفریں۔ خاں صاحب۔ آفریں۔ ... پڑھ لے
خیریت۔ ... تھی ... ہے۔ ... ہاتھ
... کی ... ہاتھ ... سید ... حسین
ابن علی رضی اللہ عنہ ... کی تھی ... شکر ہے
سیکڑوں شاگردوں میں سے آج ایک شاگرد ...
ہمارا استاد کی مغفرت کا ذریعہ ... مگر پہلے
میری دو باتیں سن لو۔ ایک تو یہ کہ مجھے ...
کے بعد تم ... کر لینا ... کر ...
حرام ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ تم ... احسان کرنے کے
... میرے ... میں ... کے
دیتا ہوں کہ میرے اعزا ... طالب ... ہوں۔
دوسرے یہ کہ مجھے غسل کر کے ... کی ...
... چلا ... غسل سے فارغ ہو کے ... نماز
پڑھوں گا بس تم ... آفریں ... کام کرنا میں نے
ایسے ... کے ساتھ ... کی کہ شاگرد ...
... آ گیا اور اس نے کہا تو پھر ... غسل سے فرصت
کیجیے۔ میں ... زمانے مکان میں داخل
ہوتے ہی ... دروازہ اندر سے بند کیا اور ...
شاگرد ... کے ارادہ ... کا انتظار کیا۔
... کے ... اور شاگرد صاحب کی ...
... ہوئی۔ ... کی ... میں نے ...
کابلی پٹھانوں کو ... شاگرد بنانے کی قسم کھائی۔ ...
... سید علی ... صاحب مولانا کے شاگرد بیان
کرتے تھے واقعہ صحیح و معتبر ہے۔

شاید چار ... سے ... مضمون نگار صاحب ...
اس کابلی پٹھان سے کہیں ملاقات ہو گئی اور دل
مل گیا۔ مضمون نگار صاحب کا دل بھی آئینہ اور
کابلی مولوی کا دل بھی آئینہ۔ ... آئینہ کا مقابل آئینہ
ہوا اور خیالات ایک دل سے دوسرے دل ... منعکس
ہو گئے۔ ... پہاڑ ... دریاؤں کا کام
... کیا ... گیا ...
... ہوئے ... کو ... ہونے ...



جب بہ تقریب سفر یار نے محمل باندھا
انڈیا جان نے ہر پرستی میں اک دل باندھا

لارڈ ارون سے وزیر دریا سے کچھ خیز پالیٹکس شورافزا
دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسیہا

انڈیا جاں سے دل ہی رہ وز دستم صاحب دلاں خدا را۔


ز غارت چمنت بر بہار منت ہاست   کہ گل بدست تو از شاخ تازہ تر ماند
تو یہ عطر حاضر ہے
کارخانہ اصغر علی محمد علی تاجران عطر چوک لکھنؤ کے عطروں میں تازہ پھولوں کی نکہت ہوتی ہے۔

اور فرزند اسی قسم کی بیہودہ حالی بر مصر ہو جاوت کیجیے۔ بیچ ہی اور بد عنت کی اولی۔ مچا آپ پہلے نہ مقابل بھی وہ جرزیا ہے جیسے علم و فضل تہذیب شرافت فرق سے لگاؤ نہیں۔ اس طرح کی شادت جہاں مرحوم وہ صاحب تسلیم کیا اور قبول کرنے پر آمادہ ہیں سا ایسا جام شہادت آپ ہی کو مبارک۔

ایک اصلاح

کرم تسلیم - دلی پرچہ میں آپ نے ٹیکا ڈالا کے معنی ہے لکھا ہے (TORY) لیکن یہ ٹوری سے بول ٹیکا (ٹ ی) ہو گیا۔ صحیح یہی ٹوڈی (TOOD) انگریزی میں بیٹا کرنے والا - ٹوڈی جو خوشامد کرنے والا - قدیم زمانہ میں شب وادا دل جہاں تیمور کے سامنے پیش ہوتے رہتے تھے جو لوگوں کے سامنے بیٹا کر کے ہوتے اور اسکی بہت کا اقرار ان کے سامنے ہوتے تھا امیر شب وہ کہ منہ پر چڑھ کے دم کرتا تھا وہ بچے ہو جاتے تھے جو کہ ہر جگہ کرتے رہتے اور کے گھر سے با ہوتے جا کے کرتے تھے ٹوڈیا کہ معنی تابع فرمان و خوشامدی کے معنی میں ہو گئے اور لفظ ٹوڈی اسی ٹوڈی سے اور جنکا الٹ ہے جسکے معنی خوشامدی کے ہیں۔

نیاز مند سید محمد عسکری

(وزیر صاحب سکریٹری انجمن اردو)

پنچ - اصلاح کا شکریہ - لیکن ٹوڈی کا ہو رہے کے حق میں اچھا یہی تھا کہ آپ ہمارے خیال کی تائید فرما یا خاموش رہتے - کیا معنی کا ٹوری پھر بھی زیادہ قرین ہے اب تو حضرت او بار جو لاد کا اعتراض کہ ٹوڈی کی شہد شہر کا درخت پنجاب میں کہہ دے کیسے پیل پیدا کرتا ہے اور بھی کڑوی ہو گیا۔

ایک بد صورت عربی شاعر کی بی بی نہایت خوبصورتی کی بد صورتی پر بہت ناراض تھی اس بد صورتی کے نقشے نے بیتا ٹک طول کھینچا کہ بیان ابی بی بہار ہو گئی اعظم صاحب کو صحیح نوبت الہیں کی ضرورت لاحق ہوئی۔ شاعر نے دیکھا ایک ظریف دوست کو بلا اصلاح کار کیا - ظریف نے شاعر کو ساتھ لیا اور شکی بی بی کے مکن پہنچ گیا - لڑائی کی وجہ دریافت کی - بیگم صاحب نے کہا - دشاد بھی بد صورت ہے - آگے گھر کی صورت کو - ظریف نے کہا بیگم صاحب یہ ہیں خدا کا کہ یہ صورت ہی نہیں تہمت ظن گنہ و ہیں گنہ و تہمت - بیٹا - لڑکی کی شست کر ششت دو تی - بہر حال بے تمیز لگوا ہو سیری - ہی ہے جو یہ عیب کو مخلوق ہیں - تم خالق کو الزام دیتی ہو - اس تقریب سے جو ظاہر کرتا عیب کی خوبصورت شاعر نے سنی تو کہنے لگا بس میاں بس یہی یاد آیا تمہاری سفارش ہے مگر خدا تمہیں ہدایت کرے بی بی کو زیری بد صورتی ہی کی شکایت تھی تم نے ہمیں عیب اپنی طرف سے بڑھا دیے۔

عجب نہیں کہ ٹوڈی صاحب جناب مرزا صاحب کی اصلاح پر اسی طرح بڑا مان جائیں۔

ٹیلیگرافات

دہلی سے - دہلی دہلی جب اردو زبان کا مرکز ہو کتا جاہیے نام ٹیلیگراف - ایک اردو روزنامہ نکلنا شروع ہوا ہے جسکے مولف ڈاکٹر شیخ احمد صاحب پی ایچ ڈی ہیں - مقصد نہایت مبارک ہے یعنی ترقی اردو اور وحدت کی ملک تمام - بھلا ایسے مقاصد کبھی پورے ہوئے ہیں خصوصاً بد نصیبی اردو اور ملک زمانہ میں - ایسے ہی کے بارے میں ایک عربی شاعر کی زبان پہ ہر قدم تک یہ شعر رہا ہے

الی اللّٰہ اشکو فی القلب حاجۃ
تمر بھا الایام وھی کما ھیا

دل میں ایک آرزو گھس جاتی ہے جو کہ نہیں بنا جاتا ہو کر وہ ہمیں کی تیسری ہے اخبار نویسی کا فن اور دیگر اخباروں کا لالہ برسانی کی کھمبیوں کی طرح نکل پڑے ہیں نہایت قابل احترام اور مشکل کام ہے کچھ نہ دیکھئے کہ اہل زندگی کا ضعیف مقصد پورا ہو جاتا ہے

وہ جاناں نہ اور فرض بعد دی است
پھنسے کہ وہ کہ ایں باغ ادی است

پہلے ہی بھی تو سی جو قیمہ کی طرح بھرپور لیں جسم تبول کر کے جہاں کے عمر بی بارش آپ حقہ و سلامتی کا خطا فرماتے ہیں کہ شیخ جی کا چھینٹا پڑے تو ہاتھ پاؤں دھالیں - انھوں نے اپنی تو سی زندگی میں گھنٹوں جیسے مچھلیوں کی طرح اشتہار سو خہ والی اور جیسی جیسی خواہ جو سا اور مستقل کام کی شان کی ساکھ سہتے رہیں - اشتہار چھاپ کے پالیسی بل کے فوائد کا لہراتے ہیں کی خوشامد کر کے بجلی رسیلی ہو داوڑ یا کے عیب بیچا کہ ڈال کے مجبوری ابھی تھے لیکن اہتمام بل کے وہ بار تشریف لانا ضروری ہوتا ہے ستے ہیں ہوتے ادھر ایک جناب بہت دنیا کی پکار کا سلیقہ رکھتے ہیں حقیقت شناسی کی طرف دنیا کی اس ہونے دیتے - جو سری تھا بیچی ہے اور ہیں جگہ پڑتے ہیں حیر کر دینے والے تو ہی اخبار کا مستقل کر نے والے جل جلال ہت اور ہمارے خاص جامہ کے عنوان سے گرویدہ ہیں انہیں اور نہیں خبر کے غلط ہونے پر جیسے نہیں کرو پوچھا جائے کہ خبر کہاں سے آئی اور کر لے گئے ہیں یا انہیں لفظاً کی دکان بند ہونے کے بعد پھر جتنے گھتی ہے شاعر کہتا ہے

بذا جرت الایام ما بین اہلھا
مصائب قوم عند قوم فوائد

وہ دونوں کی رفتار ہیں جو کہ تھانہ دیہات کی کوئی فکر ہو مسلمان صورت میں ڈاکٹر صاحب کی ہمی اتحاد کا بھی جو ہر خصوصاً دلی کے سے تقاضے ہیں وہ پنجابی ہو کے نتیجہ اور اردو السلطنت ہونے کی وجہ سے جدائی کے تھیٹروں میں ہمیشہ مبتلا رہتا ہے - ڈاکٹر صاحب کو یقین رکھنا چاہیے کہ ان کا یہ مقصد پورا نہ ہوگا - ارے صاحب ہم بھی اسی مقصد کو مدت سے دل میں پال رہے ہیں پھر آج تک کبھی نہ پہنچے گھٹتے ہی رہے - بقول بد نصیب کے کالج دیں کی گھٹن کے تو شاہ ہو گیا دلی پر بولی نہ چڑھتا تھی نہ چڑھی ہے

ٹیلیگراف کی اس قسم کی سرخیوں سے ہم ہمیشہ لوازم ہے -
اسلامی دنیا - جنہوں نے بنیاد اسکی ڈالی تھی -
کیا وہ بیراگی ہندو تھے ؟
کیا معنی کی اسلامی دنیا کیسی اسلامی دنیا میں ہی نوحا یہ ہے جہاں اتفاق و اتحاد کی کوئی گنجائش نہ ہو -

وہاں [illegible] سکتا ہے [illegible]

[illegible] مسلمانوں کی [illegible] ہے لیکن [illegible] دنیا مسلمانوں کی ہے [illegible]

[illegible]

ہمارے ڈاکٹر صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible] ڈاکٹر صاحب [illegible]

[illegible]

کامیابی

ہمارے کرم دوست خواجہ حسن نظامی صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible] کی لوٹ [illegible]

بچہ سقہ [illegible]

[illegible]

افواہ

[illegible]

روزنامہ ہمدم لکھنؤ [illegible]

[illegible]

[illegible] تھا [illegible] کوئی نظارہ کرے آزادانہ [illegible]
[illegible] ہاتھ باقی ہے۔ علی صاحب نے [illegible]
[illegible] کی طرف [illegible] منہ پھیر لیا
[illegible] گئے۔ بات ٹالنے کے لیے یہاں سے پوچھا
[illegible] کیا ہوا

[illegible] روپے کل [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] کمائی [illegible]
[illegible] لوگوں نے [illegible] کے لیے
[illegible] نہیں چھوڑا آپ [illegible] گئے
[illegible] انسان اور
[illegible] حال [illegible]
انسانیت کے [illegible] خارج ہیں [illegible]
جانا۔ ہندو [illegible] کے
[illegible] اے جناب [illegible]
ہندوستان [illegible] صاحب [illegible]
کے لوگ [illegible] رکھتے ہیں۔
یا ہندوستان کی برٹش حکومت
[illegible] کی صحیح [illegible]
[illegible]
وضع کیے گئے تھے جبکہ تقسیم کا
رواج نہ تھا۔ [illegible]
[illegible] سرکار [illegible]
تھی نئی حکومت تھی اور جنگ
[illegible] سال کا [illegible]
بعد ازاں ہندوستان [illegible]
میں پہلے [illegible]
چل رہا ہے [illegible]
[illegible] زبان کا [illegible]
[illegible] کے
[illegible] جو [illegible] سال [illegible] وضع کیے گئے
تھے۔ لوگ [illegible] جاتے ہیں کہ [illegible]
اے مسٹر [illegible]
کو جیل بھیجا۔ فلاں کے ہاتھ [illegible]
[illegible] جان [illegible]
[illegible]

اور [illegible] اب ہم [illegible] کو نقصان پہنچا [illegible]
[illegible] سے نہیں تھا۔
[illegible] کر سکتا ہے [illegible]
[illegible] کر دیں اور کوئی [illegible] کرے۔ حکومت
[illegible]
[illegible] کرنا چاہیے [illegible] لیکن [illegible]
[illegible] ہندوستانی [illegible] سلسلہ [illegible]

ظالم قسمت [illegible]



دیکھیے یا [illegible] سے کیا نہیں — اک [illegible] نے کہا ہے کہ بال اچھا ہے
ہندوستانی [illegible] سال [illegible]

[illegible]
[illegible] آزادی [illegible]
[illegible] دیتے ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible] کرنے کے لیے [illegible]
[illegible] نہیں [illegible]
کرتے کہ آزادی کی بجائے [illegible]
نکالنے کا انھیں حق ہی نہیں [illegible]
کوئی [illegible] کے [illegible] حکومت کی ہر
قسم کی [illegible]
[illegible] ہندوستانی کے زمانے
[illegible]
[illegible]
[illegible] مطالب کو
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ان کی حمایت و ستائش کے گناہ
[illegible] نہیں تھکتے۔ یہ حکومت
وقت کی ایک مہربانی [illegible]
[illegible] کے اختیار [illegible]
پر بھی اکثر سزا دینے کی سعی نہیں
کرتی اور ٹال جاتی ہے۔
[illegible] کی سختی پر [illegible]
[illegible] کرتے عورتوں کی مصیبت [illegible]
بحالت اسیری [illegible] میں تغیر [illegible]
میں ان کی جان کا وبال [illegible]
[illegible] حکومت [illegible]
[illegible] نہیں [illegible] سکتے۔ اس وقت

گزارش

جن حضرات کی خدمت میں ختم مدت خریداری کے
اطلاعی کارڈ روانہ کیے گئے ہیں ان کو چاہیے کہ
بہت جلد تجدید خریداری یا عدم خریداری سے مطلع
فرمائیں۔
نیاز مند منیجر